مجرئی ڈیوڑھی پہ زینب نے جو آ کر دیکھا
حلقِ شبیرؑ کو زیرِ دمِ خنجر دیکھا
خیمے سے پیٹتی سیدانیاں نکلیں باہر
گود میں شاہ کی جب لاشۂ اصغرؑ دیکھا

شہ نے فرمایا "یہی حلق میرا کاٹے گا"
جس گھڑی شمر کو لاتے ہوئے خنجر دیکھا

بولے احمدؔ کہ مرے قوتِ بازو شاباش!
جس گھڑی دستِ علی میں درِ خیبر دیکھا

پاس بیٹے کے جگر تھام کے غش ہو گئے شاہ
زخمی جب برچھیوں سے سینۂ اکبر دیکھا

تیغ گردن پہ چلی اور نہ تڑپے شہِ دیں
ایسا صابر نہیں کوئی تہِ خنجر دیکھا

تہِ خنجر شہِ مظلوم نے کس غربت سے
طرفِ خیمہ کئی مرتبہ مڑ کر دیکھا

بس وہیں کٹنے لگی گردنِ پُرنور تو وہ
سر کھُلے زینبِ دلگیر کو باہر دیکھا

لاشِ اکبر پہ یہ چلّاتی تھی بانوئے حزیں
تم کو دولھا نہ بنے اے مرے دلبر دیکھا

شُبہ ہر اک کو ہوا، ہے یہی سر احمدؔ کا
شام میں نیزے پہ جس نے سرِ اکبر دیکھا

ق

شمر کہتا تھا، چڑھا شاہ کی جب چھاتی پہ
میں نے زہرا و پیمبر کو کھُلے سر دیکھا

کہا چلّا کے یہ زہرا نے کہ "ہے ہے مرے لال"
حلقِ شبیر جو زیرِ دمِ خنجر دیکھا

بعدِ قتلِ شہِ دیں شور یہ تھا شہر بہ شہر
ہم نے کنبے کو محمدؐ کے کھلے سر دیکھا

ق

رو رو چلّاتی تھی زینبؑ کہ "دہائی بابا
مجھ کو سب نے سرِ بازار کھلے سر دیکھا"

"سخت جاں رکھتی ہوں" کہتی تھی یہ بنتِ زہراؑ
"حلق پر شاہ کے چلتے ہوئے خنجر دیکھا

"مال و اسباب لٹا، بیڑیاں عابدؑ کے پڑیں
"آتشِ ظلم سے پھر جلتے ہوئے گھر دیکھا

"ہائے میں ہو نہ گئی کور کہ ان آنکھوں نے
"سرِ پُرخوں ترا نیزے پہ برادر دیکھا"[اہ]

ایک سا حال زمانے کا نہیں رہتا انیسؔ
انقلابِ فلکِ پیر مکرّر دیکھا